عابد خطبات 61

خطبۂ جمعۃ المبارک

عنوان:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: فضائل وخصائل

خطبہ رائٹر

ابوضیاء تنزیل عابد

مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

شعبہ تبلیغ

جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: فضائل و خصائل

اہم عناصر:

- سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعارف
- سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل
- سیرتِ صدیقی کے چند قابلِ عمل گوشے
- سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا [التوبہ:40]

ذی وقار سامعین!

اسلام اور مسلمانوں کی اب تک کی تاریخ میں دورِ نبوت کے بعد خلافت راشدہ کا دور ہر اعتبار سے سب سے ممتاز اور تابناک رہا ہے، کیونکہ اس کی باگ ڈور ان ہستیوں کے ہاتھ میں تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے انہیں جنت کی بشارت اور فضل و تقویٰ کا اعلیٰ مقام مل چکا تھا۔ جس طرح انہوں نے قرآن و سنت کے نقل کرنے میں غایت درجہ احتیاط و اتقان سے کام لیا تھا اسی طرح انہوں نے جہاں بنی اور جہاں بانی میں بھی شمع نبوت سے روشنی حاصل کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے فکری، سماجی، سیاسی، اقتصادی

اور جنگی و فتوحاتی ہر میدان میں انسانیت و روحانیت اور امن و آشتی کے لیے ایسے عدیم النظیر نقوش چھوڑے جن سے آج کی ترقی یافتہ کہی جانے والی دنیا بھی درست راہ لینے پر مجبور ہے۔

ان عظیم ہستیوں میں سے سب سے پہلے نمبر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے۔ آج کے خطبہ جمعہ میں ہم ان کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعارف

نام، نسب، کنیت اور القاب:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ اس طرح ہے:

عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں مرہ بن کعب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے، آپ کی کنیت ابو بکر ہے، عتیق، صِدِّیق اور صاحب وغیرہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے القاب ہیں۔

ولادت:

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت عام الفیل کے بعد ہوئی البتہ اس میں اختلاف ہے کہ عام الفیل سے کتنے دنوں بعد ہوئی، بعض لوگوں نے کہا: آپ کی ولادت عام الفیل کے دو سال چھ ماہ بعد ہوئی اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دو سال چند ماہ بعد ہوئی، انہوں نے مہینوں کی تعیین نہیں کی ہے۔[تاریخ الخلفاء:56]

آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عثمان بن عامر بن عمرو ہے، ان کی کنیت ابو قحافہ ہے۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ ان کو کیوں زحمت دی، میں خود آجاتا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا: ان کا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا ہی زیادہ اولیٰ ہے۔ ابو قحافہ نے اس موقع پر اسلام قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ [الاصابہ: 4/375]

ازواج و اولاد:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کل چار خواتین سے شادیاں کیں، جو یہ ہیں:

1۔ قتیلہ بنت عبد العزیٰ بن اسعد بن جابر بن مالک

ان کے بطن سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

2۔ ام رومان بنت عامر بن عویمر رضی اللہ عنہا

ان کے بطن سے سیدہ عائشہ اور سیدنا عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

3۔ اسماء بنت عمیس بن معبد بن حارث رضی اللہ عنہا

ان کے بطن سے سیدنا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

4۔ حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر رضی اللہ عنہا

ان کے بطن سے آپ کی صاحبزادی ام کلثوم آپ کی وفات کے بعد پیدا ہوئیں۔

آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں:

1۔ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

2۔ عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

3. محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما
4۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

5۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
6۔ ام کلثوم بنت ابی بکر

قبولِ اسلام:

مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا۔

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں وہ شخص نہیں ہوں جو سب سے پہلے اسلام لایا؟ کیا میں ایسی ایسی خوبیوں کا مالک نہیں ہوں؟[ترمذی:3667 صححہ الالبانی]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بہت سارے فضائل ہیں۔ چند ایک پیشِ خدمت ہیں:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ قرآن میں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

❁ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

"اور وہ شخص جو سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ بچنے والے ہیں۔"[الزمر 33]

اس آیت کے سب سے پہلے مصداق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اس کے بعد وہ تمام لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو بلاشبہ اللہ نے اس کی مدد کی، جب اسے ان لوگوں نے نکال دیا جنھوں نے کفر کیا، جب کہ وہ دو میں دوسرا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا غم نہ کر، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔[التوبہ:40]

تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور اکثر دینی منصبوں اور عہدوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نمبر پر وہی فائز رہے۔ سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی، جس پر بہت سے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمان ہوئے، جنگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہیں ہوئے۔ مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت تاکیدی حکم کے ساتھ اور کسی بھی دوسرے کی امامت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بعد آپ کے قائم مقام کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر کھڑے ہوئے، پھر آپ کے پہلو میں دفن ہوئے، اس طرح اول و آخر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دوسرا ہونے کا شرف حاصل رہا۔[الشیخ عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ]

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

"جب ہم غار ثور میں چھپے تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہم کو دیکھ لے گا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! ان دو کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔"[صحیح بخاری:3653]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنْ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے، میں نے پوچھا، اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے۔ اس طرح آپ نے کئی آدمیوں کے نام لیے۔" [صحیح بخاری:3662]

زبانِ نبوت سے صدیق کا لقب ملا:

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر تھے، آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثمان بھی تھے، اتنے میں پہاڑ تھر تھرانے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

اسكن أحد، فليس عليك إلا نبي وصديق وشهيدان

" اے احد! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید موجود ہیں۔" [بخاری:3699]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے، آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے، اتنے میں چٹان حرکت کرنے لگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

اهدأ فما عليک إلا نبي أو صديق أو شهيد

" تھم جاؤ، کیونکہ تمہارے اوپر نبی، صدیق، اور شہید ہیں۔" [مسلم:2417]

زبانِ نبوت سے بارہا جنت کی بشارت ملی:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں تھا، ایک شخص آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے لیے دروازہ کھول دو، اور انہیں جنت کی خوشخبری دے دو، میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ابو بکر ہیں، میں نے فرمان نبوی کے مطابق انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا، پھر ایک شخص آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے بھی دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو، میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ عمر ہیں، میں نے ان کو فرمان نبوی کی خبر دی تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا، پھر ایک تیسرے آدمی آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے مجھ سے کہا؛

افتح له وبشره بالجنة على بلوى تصيبه

"ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دے دو ایک مصیبت کے بعد جو ان پر آئے گی۔"

دیکھا تو وہ عثمان تھے۔ میں نے انہیں اللہ کے رسول کی فرمائی ہوئی بات کی خبر دی، انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اللہ مدد فرمائے۔ [بخاری:3693]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

جو اللہ کے راستے میں دو چیزیں خرچ کرے گا اسے فرشتے جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو شخص نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے جو روزہ دار ہو گا اسے "باب ریان" سے بلایا جائے گا اور جو زکوۃ ادا کرنے والا ہو گا اسے زکوۃ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔ [صحیح بخاری:1897]

❁ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا- عَلَيْهِ السَّلَامُ-، فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ: وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ. وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ! قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.

ترجمہ: جناب عبد الرحمٰن بن الاخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب ایک شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "دس اشخاص جنت میں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہیں، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں،

علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر بن عوام جنت میں ہیں، سعد بن مالک جنت میں ہیں اور عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں۔" اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو وہ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے تو انہوں نے کہا: وہ سعید بن زید ہے۔[ابو داؤد: 4649 صححہ الالبانی]

❁ ایک مرتبہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہمیں کوئی جنتی آدمی دکھلایئے۔ آپ نے فرمایا؛

النبي من أهل الجنة و ابو بكر و عمر من أهل الجنة و عثمان من اهل الجنة

"نبی جنتی ہیں، ابو بکر و عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں"[فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل: حدیث نمبر 557 باسناد حسن]

❁ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

القائِمُ بعدِي في الجنةِ، و الّذي يقومُ بعدَهُ في الجنةِ، و الثالثُ و الرابعُ في الجنةِ

"میرے بعد شریعت پر عمل پیرا ہونے والا جنت میں جائے گا اور اس کے بعد شریعت کو اپنانے والا اور اس کے بعد تیسرے دور کا آدمی اور اسکے بعد چوتھے دور کا آدمی سب جنت میں داخل ہوں گے۔"[سلسلہ صحیحہ: 2319]

کیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو نہیں چھوڑ سکتے؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا؛

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ

إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

"میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے، گھٹنا کھولے ہوئے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں میں نے جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیئے لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے ابو بکر! تمہیں اللہ معاف کرے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابو بکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں تو آپ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے سلام کیا۔

آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی۔ دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اور تم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابو بکر نے کہا تھا کہ آپ سچے ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے لئے میرے دوست کو

ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟ آپ نے دو دفعہ یہی فرمایا: آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔"[صحیح بخاری: 4640]

میں، ابو بکر اور عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

"بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا، أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ»

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ»

ترجمہ: ایک شخص اپنی گائے کو ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادا ہوا تھا۔ اس گائے نے منہ پیچھے کیا اور کہا: مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔"لوگوں نے تعجب اور حیرت سے کہا: سبحان اللہ! کیا گائے بولتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"(کسی اور کو یقین ہو نہ ہو) میرا، ابو بکر کا اور عمر کا اس پر ایمان ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" ایک چرواہا اپنی بکریوں میں (موجود) تھا کہ بھیڑیے نے اس پر حملہ کیا اور ایک بکری پکڑلی، چرواہا اس کے پیچھے لگ گیا حتی کہ اس بکری کو بھیڑیے سے بچالیا۔ اس (بھیڑیے) نے کہا: اس دن اسے کون بچائے گا جب درندوں (کے حملے) کا دن آئے گا اور میرے سوا اس کا چرواہا (مالک) کوئی نہ ہو گا

؟" لوگوں نے کہا: سبحان اللہ ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر اور عمر (بھی یقین رکھتے ہیں)[صحیح مسلم:6183]

اگر میں کسی کو خلیل بناتا۔۔۔:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا میں اور جو کچھ اللہ کے پاس آخرت میں ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ ہم کو ان کے رونے پر حیرت ہوئی کہ آنحضرت ﷺ تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا، لیکن بات یہ تھی کہ خود آنحضرت ﷺ ہی وہ بندے تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور (واقعتا) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابو بکر کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو جانی دوست بنا سکتا تو ابو بکر کو بناتا۔ لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت ان سے کافی ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف تمام دروازے (جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے) سب بند کر دیئے جائیں۔ صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ رہنے دیا جائے۔[صحیح بخاری:3654]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'کسی کا ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جسے میں نے چکانہ دیا ہو سوائے ابو بکر کے، کیوں کہ ان کا ہمارے اوپر اتنا بڑا احسان ہے کہ جس کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن انہیں اللہ ہی دے گا، کسی کے مال سے کبھی بھی مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا مجھے ابو بکر کے مال نے پہنچایا ہے، اگر میں کسی کو خلیل (گہرا دوست) بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، سن لو تمہارا یہ ساتھی (یعنی خود) اللہ کا خلیل ہے'۔ [ترمذی: 3661 صححہ الالبانی]

ابو بکر رضی اللہ عنہ مصلیٰ امامت پر:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گئی تو فرمایا؛

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ

"ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔"

اس وقت آپ سے کہا گیا کہ ابو بکر بڑے نرم دل ہیں۔ اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کے لیے مشکل ہو جائے گی۔ آپ نے پھر وہی حکم فرمایا، اور آپ کے سامنے پھر وہی بات دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم تو بالکل یوسف کی ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو)

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ

'ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔"[صحیح بخاری:664]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کی نظر میں:

❁ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی تھی مگر آپ اس کا انکار نہیں کرتے۔[فضائل الصحابہ للامام احمد بن حنبل: روایت نمبر 857 بإسناد صحیح لغیرہ]

❁ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ: محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے پوچھا پھر کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب (پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو) کہہ دیں گے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ، اس لیے میں نے خود کہا، اس کے بعد آپ ہیں؟ یہ سن کر وہ بولے کہ میں تو صرف عام مسلمانوں کی جماعت کا ایک شخص ہوں۔[صحیح بخاری:3671]

سیرتِ صدّیقی کے چند قابلِ عمل گوشے

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ، مثال اور ماڈل ہے، اب ہم سیرتِ صدّیقی کی چند باتیں آپ کے سامنے رکھیں گے جن پر عمل کر کے زندگیاں سنواری جاسکتی ہیں۔

نیکیوں میں سبقت:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا : میں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:" آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟" ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، آپ نے پوچھا:" آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے، آپ نے پوچھا:"تو آج تم میں سے کسی بیمار کی تیمار داری کس نے کی؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"کسی انسان میں یہ نیکیاں جمع نہیں ہوتیں مگر وہ یقیناً جنت میں داخل ہوتا ہے۔" [مسلم:2374]

انفاق فی سبیل اللہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا

"ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر میرے پاس مال بھی تھا۔ چنانچہ میں نے (دل میں) کہا: اگر میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لینا چاہوں تو آج لے سکتا ہوں۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال (آپ ﷺ کی خدمت میں) لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی چھوڑا ہے؟" میں نے کہا: اسی قدر (چھوڑ آیا ہوں) اور پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا کل مال (آپ ﷺ کے پاس) لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی چھوڑا ہے؟" کہا: میں نے ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے۔ تب مجھے کہنا پڑا، میں کسی شے میں کبھی بھی ان سے نہیں بڑھ سکتا۔" [ابو داؤد: 1678 حسنہ الالبانی]

مہمانوں کی تکریم:

عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اصحاب صفہ فقراء تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور خود ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شام کا کھانا تناول کیا اور کچھ رات گذرنے کے بعد گھر تشریف لائے۔

بیوی نے عرض کیا: کس وجہ سے آپ نے مہمانوں سے تاخیر کی؟

فرمایا: کیا ابھی تک انہیں کھانا نہیں دیا؟

بیوی نے کہا: انہوں نے آپ کے آئے بغیر کھانے سے انکار کیا، پیشکش کی گئی لیکن وہ نہ مانے۔

میں (عبد الرحمن) ڈر کر چھپ گیا۔

والد صاحب نے مجھے آواز دیتے ہوئے کہا: اے جاہل! اور سخت وسست کہا اور مہمانوں سے کہا: آپ لوگ تناول فرمائیں، واللہ میں نہیں کھاؤں گا۔

مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ ہم اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک ابو بکر نہیں کھاتے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شیطان کی طرف سے ہے، پھر کھانا منگوایا اور تناول فرمایا۔

عبد الرحمن کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہم جو لقمہ اٹھاتے تھے اس کے نیچے اس سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ مہمانوں نے آسودہ ہو کر کھانا تناول فرمایا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا، آپ نے دیکھا تو پہلے سے زیادہ تھا۔

بیوی سے کہا: اے بنو فراس کی بہن یہ کیا ماجرا ہے؟

اس نے کہا: میری آنکھ کی ٹھنڈک! یہ پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھایا اور فرمایا: یہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔

پھر اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور وہ صبح تک آپ کے پاس رہا۔ ہمارے اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو چکی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ افراد کو عریف بنایا اور ہر ایک کے ساتھ ایک جماعت تھی اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے۔ تمام لوگوں نے آسودہ ہو کر وہی کھانا کھایا۔ [صحیح بخاری: 3581]

مغفرتِ الٰہی کی طلب اور تڑپ:

جب ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تھی اور بعض سادہ لوح مسلمان بھی اس فتنہ کی رو میں بہہ گئے تھے۔ ان میں سے ایک مسطح رضی اللہ عنہ تھے جو حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے اور چونکہ یہ محتاج تھے اس لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں خرچہ وغیرہ دیا کرتے تھے لیکن جب یہ بھی تہمت لگانے والے لوگوں میں شامل ہو گئے تو آسمان سے وحی کے ذریعے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہونے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ وہ اب مسطح رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیں گے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں عفو و درگذر کی تلقین کی گئی۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[النور:22]

"اور تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہیں کھا لینی چاہیے بلکہ معاف کر دینا اور درگذر کر دینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ معاف فرما دے؟ وہ معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا؛

بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا

"کیوں نہیں اے ہمارے رب! ہم یقیناً یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں معاف کر دے۔" اس کے بعد انہوں نے مسطح رضی اللہ عنہ کا خرچہ پہلے کی طرح جاری کر دیا۔[بخاری:4757]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات

آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں 22! جمادی الاخری 13ھ میں وفات پائی، اُس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی ، آپ کو حجرۂ مبارک کے اندر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

دوسرا خطبہ

آج کے خطبہ میں ہم نے سیدنا أبو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت کے حوالے سے چند باتیں سمجھی ہیں۔ آپ کا رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ ہے، کنیت أبو بکر ہے، صدیق، عتیق اور صاحب آپ کے القاب ہیں، مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور بہت سی قربانیاں پیش کیں۔

آقا علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو بے شمار فضائل اور خصائص سے نوازا، اپنی زندگی میں اپنے مصلیٰ پر کھڑا کیا، اپنے آخری خطبہ میں فرمایا کہ أبو بکر رضی اللہ عنہ کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ دیں گے۔

آخر میں ہم نے سیدنا أبو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت سے حاصل ہونے والے چند اسباق سمجھے ہیں کہ أبو بکر رضی اللہ عنہ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے، مہمانوں کی تکریم وعزت کرنے والے، اللہ کے راستے میں بے دریغ خرچ کرنے والے اور ہر وقت اللہ کی مغفرت کے طالب تھے۔

سیدنا أبو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کا تقاضا یہ ہے ہم اپنے اندر یہ صفات پیدا کریں تاکہ ان کے سچے اور سُچے محب بن سکیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁